ختم نبوت پر عقلی دلائل

مصنف۔ محمد نعیم طاہر رضوی

طالب دعا۔ زوہیب حسن عطاری

محمد نعیم طاہر رضوی
مدیر اعلیٰ ماہنامہ ''کنزالایمان'' لاہور

ختم نبوت پر عقلی دلائل

ختم نبوت کے باغی کہتے ہیں کہ نبوت رحمت خداوندی ہے۔ اگر نبوت بند ہوگئی تو رحمت بند ہوگئی لہٰذا نبوت کا ختم ہونا رحمت نہیں بلکہ زحمت ہے۔ اس لئے اس کو جاری رکھنے کے لئے نبوت جاری ہے۔ ہم باغیان نبوت سے کہتے ہیں کہ نبوت بہت بڑی رحمت خداوندی ہے۔ ہاں نبوت کی پہلی رحمت آدم علیہ السلام کی صورت میں آئی پھر یہ رحمت کبھی نوح علیہ السلام، کی صورت میں ظاہر ہوئی۔ کبھی ابراہیم علیہ السلام کی صورت میں آئی، کبھی داؤد علیہ السلام کی شکل میں، کبھی موسیٰ علیہ السلام کی شکل میں، اور کبھی رحمت عیسیٰ علیہ السلام کی صورت میں تشریف لائی۔ لیکن یہ رحمتیں مخصوص مقامات اور مخصوص زمانوں کے لئے تھیں۔ ان میں کوئی بھی رحمت دائمی، ہمہ گیر اور عالمگیر نہ تھی۔ لیکن جب محبوب رب العالمین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اس گلشن ہستی میں رونق افروز ہوئے تو مالک کائنات نے پوری کائنات کو مخاطب کر کے یہ مژدہ جان فزا سنا دیا۔

وما ارسلناك الا رحمة اللعالمين

''اور نہیں بھیجا ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مگر تمام جہاں والوں کے لئے رحمت بنا کر''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کو رب العزت نے سارے جہانوں اور سارے زمانوں کے لئے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا۔ اس کے ساتھ ہی رحمت کا سلسلہ جو ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا تھا۔ تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم شخصیت پر ختم ہوگیا اور رحمت اپنی تکمیل و معراج کو پہنچ گئی۔ اس کی مزید تفہیم کے لئے اس مثال کو دیکھئے۔ آسمان نبوت خالی پڑا تھا۔ نبوت کا کوئی بھی ستارہ ابھی آسمان نبوت پر چمکا نہیں تھا۔ نبوت کا پہلا ستارہ آدم علیہ السلام، کی صورت میں چمکا۔ پھر نوح علیہ السلام کا ستارہ منور ہوا، پھر ابراہیم علیہ السلام کا ستارہ ضوفشاں ہوا۔ کہیں ہود علیہ السلام کا ستارہ ضیا بار رہا، کہیں یعقوب علیہ السلام کا ستارہ

جگمگانے لگا، کہیں عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا ستارہ تابندہ ہوا۔ ستارے آتے رہے اور اپنی اپنی روشنیاں بکھیرتے رہے۔ حتیٰ کہ آسمان نبوت ان ستاروں سے بھر گیا۔ مگر دنیا میں اجالا نہ ہوا، دن نہ نکلا۔ ابھی رات ہی رات تھی۔ پھر فاران کی چوٹیوں سے وہ آفتاب نبوت طلوع ہوا۔ جس کی ضیا بار کرنوں نے اندھیروں کے سینے چیر دیئے، کفر و شرک کے سائے چھٹ گئے، سحر کا سپیدہ نمودار ہوا اور یہ ظلمت کدہ کائنات بقعہ نور بن گئی۔ پھر آفتاب نبوت نے اعلان کر دیا کہ اب کسی ستارے سے روشنی لینے کی ضرورت نہیں۔ پوری دنیا کو روشن کرنے کے لئے میں اکیلا ہی کافی ہوں اور میں قیامت کی آخری شام تک روشن ہوں۔

مندرجہ بالا مثال سے ہر صاحب فہم یہ سمجھ گیا کہ جس طرح آفتاب کی موجودگی میں کسی ستارے سے روشنی لینے کی ضرورت نہیں اسی طرح خاتم النبیین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی عالمگیر نبوت کی موجودگی میں کسی نبی کی نبوت کی ضرورت نہیں۔

قادیانی کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت کی وجہ سے نبوت ملی، اس نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کا حق ادا کر دیا۔ وہ فنافی الرسول تھا اور وہ نبوت کے راستے پر چلتے چلتے خود نبی بن گیا۔ (معاذ اللہ)

ان عیاروں، مکاروں، دغابازوں اور جعلسازوں سے کوئی پوچھے کہ کیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت عباس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ایسے جلیل القدر صحابہ کرام، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ، امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ، ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ، طبرانی رحمۃ اللہ علیہ، ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ، ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ، ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ، ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ، طحاوی رحمۃ اللہ علیہ اور نسائی رحمۃ اللہ علیہ ایسے محدثین، ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ، علامہ زمخشری رحمۃ اللہ علیہ، سید محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ بغوی رحمۃ اللہ علیہ، امام رازی رحمۃ اللہ علیہ، قاضی بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ، قاضی ثناء اللہ پانی

بی رحمۃ اللہ علیہ، اور علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ ایسے مفسرین کتاب، چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ، بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ، حضرت میاں میر رحمۃ اللہ علیہ، نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ، قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ، اور مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ایسے اولیائے کرام اور صوفیائے عظام نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت واتباع نہیں کی۔

اطاعت کی تو تمہارے بناسپتی نبی مرزا قادیانی نے جس نے فرنگی کی گود میں بیٹھ کر نبوت کا ڈرامہ رچایا، دین اسلام کو ارتدادی قبا پہنانے کی ناپاک جسارت کی۔ قرآنی آیات میں تحریف کے جھکڑ چلائے، احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے غارت گر قلم سے مسخ کیا، شعائر اللہ کو ابلیسی بلڈوزروں سے کچل ڈالا، اپنی زہریلی زبان سے جہاد کو حرام قرار دے دیا۔ دشمن اسلام فرنگی کی اطاعت کو فرض قرار دے دیا اور پوری امت مسلمہ کی اجلی پیشانی پر کفر کا ٹھپہ لگا دیا۔

قفس ارتداد کے اسیر قادیانیو! تمہارے انگریزی برانڈ نبی کی اطاعت کا یہ عالم کہ وہ عورتوں سے منہ کالا کرتا تھا، افیون کھاتا تھا، شراب کے جام لنڈھاتا تھا، بے تحاشا گالیاں بکتا تھا، مریدوں کا چندہ ہڑپ کر کے بیوی کے زیورات بناتا تھا۔ حیاسوز شاعری کرتا تھا، محمدی بیگم سے شادی رچانے کے لئے غلیظ خط و کتابت کرتا تھا اور مسلمانوں کو رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین سے ہٹا کر انہیں مرتد بنا کر جہنم کے گڑھے میں پھینکتا تھا۔ کیا یہی اطاعت ہے؟ کیا یہی اتباع ہے؟ کیا یہی پیروی ہے؟

شرم تم کو مگر نہیں آتی

جھوٹی نبوت کے فریب خوردہ انسانو! نبوت ایک عطائی اور وہبی گوہر ہے۔ کوئی شخص اطاعت، اتباع، عبادت، ریاضت، محنت اور لیاقت کے ذریعے منصب نبوت پر فائز نہیں ہوسکتا، اگر نبوت ان اوصاف کے حصول سے ملتی ہوتی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کا کون ثانی تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ کا کون ہمسر تھا، عثمان رضی اللہ عنہ کا کون مثیل تھا، علی رضی اللہ عنہ کا کون مقابل تھا اور دیگر صحابہ ان اوصاف میں کتنے ممتاز تھے؟ لیکن ان میں سے کسی نے دعویٰ نبوت نہ کیا بلکہ ہمیشہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا اعلان اور تحفظ کیا اور اس عقیدہ کی عصمت پر ڈاکہ ڈالنے والوں کی سرکوبی کی اور اس راہ میں کبھی بھی کسی قربانی سے دریغ نہ کیا۔

رخ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ
نہ ہماری بزم خیال میں نہ دکان آئینہ ساز میں

کلمہ طیبہ اور دلیل ختم نبوت:

"لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" اس کلمہ طیبہ کے دو حصے ہیں۔

1 لا الہ الا اللہ 2 محمد رسول اللہ

پہلے حصہ میں اللہ تعالیٰ کی توحید بیان کی گئی ہے۔ اور دوسرے حصہ میں خاتم النبیین ﷺ کی عالمگیر نبوت ورسالت کا ذکر ہے۔

پہلے حصہ کے حروف بارہ ہیں۔ اور دوسرے حصہ کے حروف بھی بارہ ہیں۔ پہلے حصہ میں کوئی نقطہ نہیں اور دوسرے حصہ میں بھی کوئی نقطہ نہیں۔ جو پہلے حصہ کے حروف کی تعداد میں تبدیلی کرے وہ بھی کافر۔ اور دوسرے حصہ کے حروف کی تعداد میں تبدیلی کرے وہ بھی کافر، جو پہلے حصہ میں کوئی نقطہ لگائے وہ بھی کافر اور جو دوسرے حصہ میں کوئی نقطہ لگائے وہ بھی کافر۔

حضرت آدم علیہ السلام، سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو حکم دینا ہوتا تو "یا" جو عربی زبان میں خطاب کے لئے آتا ہے، سے خطاب کر کے اور نبی کا نام لے کر حکم دیا جاتا تھا۔ مثلاً قرآن مجید میں یا آدم، یا نوح، یا ابراہیم، یا موسیٰ، یا عیسیٰ۔ مالک کائنات اپنے بھیجے ہوئے انبیائے کرام سے اسی طرح خطاب فرماتے رہے۔ لیکن جب خاتم النبیین ﷺ تشریف لائے تو سارے قرآن مجید میں تاجدار ختم نبوت کو کہیں بھی "یا محمد" کہہ کر خطاب نہیں فرمایا۔ بلکہ سید المرسلین کو یا ایھا النبی، یا ایھا الرسول سے خطاب فرمایا۔ آنحضرت ﷺ سے قبل حضرت آدم، حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت داؤد، حضرت یحییٰ، حضرت عیسیٰ علیہم السلام، بھی اللہ تعالیٰ کے نبی اور رسول ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں کہیں بھی یا ایھا النبی اور یا ایھا الرسول نہیں فرمایا اور اس لئے نہیں فرمایا کہ ان کے بعد نبی اور رسول آنے تھے۔ لیکن جس ذات اقدس کے بعد کوئی اور نبی ورسول پیدا نہیں ہونا تھا، اسے یا ایھا النبی اور یا ایھا الرسول کے خطاب سے نوازا گیا۔ لہٰذا کلمہ طیبہ سے ثابت ہوا کہ جس طرح اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی طرح آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں۔ ربوبیت اللہ پر ختم ہے اور نبوت ورسالت رسول اللہ پہ ختم ہے۔ خدا کے سوا جو خدائی کا دعویٰ کرے وہ فرعون، نمرود اور شداد ہے اور جو انہیں رب مانے وہ مشرک فی الربوبیت ہے۔ اور رسول اللہ کے بعد جو دعویٰ نبوت ورسالت کرے، وہ عنسی مسیلمہ کذاب اور مرزا قادیانی ہے اور جو انہیں نبی مانیں وہ مشرک فی النبوت ہیں۔ دونوں قسم

مشرکین اپنے جعلی خداؤں اور جعلی نبیوں سمیت جہنمی ہیں۔

تمام نبیوں نے اپنے بعد آنے والے نبیوں کے بارے میں پیش گوئیاں کیں لیکن جب رحمت دو عالم ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے کسی نئے نبی کے آنے کی پیش گوئی نہ کی بلکہ اعلان فرمایا۔ انا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔

اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو خاتم النبیین کہا، خاتم المرسلین نہیں کہ مبادا اس کا مطلب کوئی یوں لے کہ رسالت ختم ہوگئی اور نبوت ختم نہیں ہوئی۔ کیونکہ ہر نبی رسول نہیں ہوتا اور ہر رسول نبی ضرور ہوتا ہے۔ خاتم النبیین میں ''النبیین'' رسول اور نبی دونوں کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ لہٰذا آپ کی ذات اقدس پر نبوت ورسالت دونوں ختم ہوگئیں۔

محسن انسانیت ﷺ اول النبیین بھی ہیں اور آخر النبیین بھی کیونکہ عالم ارواح میں سب سے پہلے منصب نبوت آپ کو عطا کیا گیا اور بعثت میں سب سے آخر ہیں۔

آپ کی ہستی مبارک پر نبوت ختم ہوئی تو نبوت کے سارے کمالات آپ ﷺ پر ختم ہو گئے جملہ انبیائے کرام کو جزوی طور پر جو کمالات نبوت ملے تھے، وہ آپ کو کلی طور پر عطا کر دیئے گئے۔

حسن یوسف دم عیسیٰ، ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

قانون فطرت ہے کہ ہر چیز کی ایک ابتدا ہوتی ہے اور ایک انتہا، نبوت کی ابتدا حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی اور انتہا جناب محمد عربی ﷺ پر اور انتہا کے بعد کوئی گنجائش باقی نہیں رہا کرتی۔

بعثت محمدی سے پہلے خدا تک پہنچنے کے بہت سے دروازے تھے۔ یہ آدم علیہ السلام کا دروازہ ہے۔ اس سے داخل ہو جایئے، خدا کا قرب مل جائے گا۔ یہ نوح علیہ السلام کا دروازہ ہے، اس سے داخل ہو جایئے، اللہ تک رسائی ہو جائے گی۔ یہ ابراہیم علیہ السلام کا دروازہ ہے، اس سے داخل ہو جایئے خدا مل جائے گا۔ یہ یوسف علیہ السلام کا دروازہ ہے، اس سے داخل ہو جایئے، خدا مل جائے گا۔ یہ موسیٰ علیہ السلام کا دروازہ ہے، اس سے داخل ہو جایئے، اللہ کی معرفت نصیب ہو جائے گی۔ یہ عیسیٰ علیہ السلام کا دروازہ ہے، مالک سے رابطہ ہو جائے گا۔ لیکن جب بعثت محمدی ﷺ ہوگئی تو یہ سارے چھوٹے چھوٹے دروازے بند کر دیئے گئے اور نبوت محمدی ﷺ کا ''مین گیٹ'' کھول دیا گیا اور رب ذوالجلال نے یہ اعلان کر دیا اب جو بھی مجھ تک پہنچنا چاہتا ہے۔ اسے ''مین گیٹ'' سے گزر کر آنا ہوگا۔

جس طرح ہر مسلمان کا ایک جسمانی باپ ہے، اسی طرح ہر مسلمان کا ایک روحانی باپ ہے، جس کے جوتوں کی خاک کے ذروں پر جسمانی باپ کو قربان کیا جا سکتا ہے۔ اس روحانی باپ کا نام اسمِ گرامی ''محمد'' ہے۔ اگر کوئی شخص دوسرے جسمانی باپ کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ اپنی ماں کی عصمت کے سفینے کو اپنے ہاتھوں سے غرق کرتا ہے اور اگر کوئی دوسرے روحانی باپ کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ اپنے ایمان کی کشتی کو اپنے ہاتھوں سے ڈبو دیتا ہے۔ لہٰذا جس طرح کسی مسلمان کا دوسرا جسمانی باپ نہیں ہو سکتا، اسی طرح کسی مسلمان کا دوسرا روحانی باپ (نبی) نہیں ہو سکتا۔

تاجدارِ ختمِ نبوت ﷺ کی صفت ختمِ نبوت نے پوری امت کو وحدت کی لڑی میں پرو رکھا ہے اور اس لڑی کے موتی مومنین کہلاتے ہیں۔ ختمِ نبوت کی وجہ سے آج اسلامی برادری عالمگیر برادری ہے۔ ختمِ نبوت کی بدولت سب کے رہبر و رہنما محمد عربی ﷺ ہیں۔ ختمِ نبوت کے طفیل قرآن سب کا امام ہے، ختمِ نبوت کی برکت سے ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' سب کا کلمہ ہے۔ ختمِ نبوت کی رحمت سے بیت اللہ سب کا قبلہ ہے۔ اگر نبوت کا دروازہ کھلا رہتا تو امت چھوٹی چھوٹی ٹکڑیوں میں بٹ جاتی۔ لہٰذا ربِ رحیم نے، نبوت کا باب بند کر کے اور رحمۃ للعالمین ﷺ کو مبعوث فرما کر اہلِ دنیا کو بے پایاں رحمت سے نوازا ہے۔

زمانہ رہتی دنیا تک سنائے گا زمانے کو
درود ان کا، کلام ان کا، پیام ان کا، قیام ان کا

عقیدہ۔ وہ غیب و شہادت سب کو جانتا ہے۔ علمِ ذاتی اس کا خلاصہ ہے۔ جو شخص علمِ ذاتی غیب خواہ شہادت کا غیرِ خدا کے لئے ثابت کرے کافر ہے۔ علمِ ذاتی کے یہ معنی کہ بے خدا کے دیئے خود حاصل ہو۔

عقیدہ۔ وہی ہر شے کا خالق ہے ذوات ہوں خواہ افعال، سب اسی کے پیدا کئے ہوئے ہیں۔

(بہارِ شریعت)